کتاب نما

تحریک اخوان المسلمون' محمد شوقی ذکی۔ ترجمہ: ڈاکٹر رضوان علی ندوی۔ مجلس نشریات اسلام' ناظم آباد' کراچی ۷۴۶۰۰۔ صفحات: ۲۸۰۔ قیمت: ۷۲ روپے۔

اس وقت احیاے اسلام کی جو لہر مشرق و مغرب میں موضوع گفتگو ہے' ماضی قریب میں اس کا سرا برعظیم میں سید مودودیؒ کی جماعت اسلامی کے ساتھ' بلکہ مصر میں حسن البناؒ کی اخوان المسلمون تک پہنچتا ہے۔ ۶۰ کے عشرے کے بعد کی نوجوان نسل کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ اس دور کے نوجوانوں کا دل کس طرح اخوان المسلمون کے زیروبم کے ساتھ دھڑکتا تھا' اور ان پر گزری اپنے پر گزری محسوس ہوتی تھی۔

ہمارے لٹریچر میں ایک کمی اسلامی تحریکوں کے معروضی مطالعوں کی ہے۔ اس وقت دنیا میں جہاں جہاں اسلامی تحریکیں برپا ہیں' ان کی کارگزاری کا تحقیقی و معروضی مطالعہ خود ان تحریکوں کو درپیش بہت سی الجھنوں کو دور کر کے ان کی عملی رہنمائی کا سبب بن سکتا ہے لیکن اس کی کوئی روایت نظر نہیں آتی۔ زیرنظر کتاب ۵۰ کے عشرے کے اوائل کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے جس کا اردو ترجمہ اس وقت ڈاکٹر رضوان علی ندوی نے مکتبہ الحسنات' رام پور سے شائع کیا تھا۔ اب ڈاکٹر صاحب نے اسے دوبارہ شائع کروانے کا اہتمام کیا ہے (اس کتاب کا مقدمہ "اخوان المسلمون: ۱۹۵۲ کے بعد' مشاہدات و تاثرات" کے عنوان سے ترجمان القرآن کے ستمبر ۱۹۹۹ کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے)۔

اخوان کے بارے میں ایک عام تاثر یہ ہے کہ یہ عظیم تحریک لٹریچر اور نظم کے بغیر صرف پرجوش تقریروں اور جذبات کے بل پر قائم ہوئی اور چلی۔ یہ کتاب حقیقی صورت حال کو پیش کرتی ہے۔ فوجی انقلاب تک کے دور پر یہ ایک جامع دستاویز ہے۔ دعوت و تربیت' رفاہ وخدمت' خواتین اور نوجوان' سب شعبوں میں کام کا جائزہ سامنے آتا ہے۔ حلقوں' شعبوں اور منطقوں کے جو چارٹ پیش کیے گئے ہیں وہ کسی طرح بھی اس سے کم نظم کا اظہار نہیں کرتے جس سے ہمارے ملک میں تحریک اسلامی کا کام کیا گیا ہے۔ یہ کتاب نصف صدی قبل کا مطالعہ ہے' اس کے بعد انسانیت کا قافلہ بہت سا سفر طے کر چکا ہے" لیکن آج بھی تحریک اسلامی کا کام کرنے والوں کے لیے اس کتاب میں نہ صرف علمی پیاس بجھانے بلکہ عملی رہنمائی کا سامان بھی موجود ہے۔ صاحب مقالہ نے آخری باب میں جو نتائج نکالے اور مشورے دیے ہیں' وہ اپنے

اپنے حالات میں ہر تحریک کے لیے قابل غور ہیں۔ اخوان سے واقفیت کے لیے بھی یہ کتاب بہت مفید ہے۔ تحریک میں کام کرنے والوں سے زیادہ' تحریک چلانے والوں کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے (مسلم سجاد)۔

(۱) کتاب الدعا' کتاب الذکر۔ (۲) کتاب الجنائز' سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۷۵' ۱۰۴۔ قیمت: ۲۷ روپے' ۳۰ روپے۔

مبارک مسجد (عبدالکریم روڈ' لاہور) میں مولانا مودودیؒ مشکوٰۃ سے تسلسل سے درس حدیث دیا کرتے تھے۔ ان دروس پر مشتمل تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں ((کتاب الصوم' فضائل قرآن' مرتبہ: حفیظ الرحمٰن احسن۔ افادات مودودی' ' مرتبہ: میاں خورشید انور)۔ اب اختر حجازی صاحب نے ہفت روزہ ایشیا میں ۱۹۶۶ میں شائع شدہ مذکورہ بالا ابواب کے دروس شائع کیے ہیں۔ مولانا کے اصل دروس مفصل تھے' اس کی مختصر رپورٹ ایشیا میں چھپتی رہی۔ بہتر ہوتا کہ ٹیپ سے مکمل تشریحات اخذ کر کے شائع کی جاتیں۔ بہرحال اختصار کے باوجود' مولانا کے انداز کی اپنی دل کشی ہے کہ سننے والا اپنا جائزہ لیتا چلا جاتا ہے اور عمل کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

پہلی کتاب میں' دعا اور ذکر پر احادیث کی تشریح سے ان دونوں موضوعات کے بارے میں ضروری معلومات قاری کے علم میں آ جاتی ہیں' اور بعض ایسے مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں جو احادیث کے حوالے سے ذہن کو پریشان کرتے ہیں۔

دوسری کتاب میں' غسل' جنازہ' تدفین' میت پر رونا اور زیارت قبور کے پانچ ابواب میں ۱۳۲ احادیث کا درس پیش کیا گیا ہے۔ احادیث کا عربی متن بھی دیا گیا ہے۔ بہت سی ایسی رائج الوقت غلط رسوم کی وضاحت بھی ہو جاتی ہے جنھیں عوام الناس دین کا تقاضا سمجھ کر پورا کرتے ہیں۔

تعجب ہے کہ مولانا مودودیؒ کے انتقال کو ۲۰ برس گزر گئے مگر ایسی مفید اور قابل اشاعت چیزیں ابھی تک تشنۂ تحقیق واشاعت ہیں۔ ان پر تحقیق کر کے' افادہ عام کے لیے انھیں مرتب و شائع کرنا مولانا مودودیؒ کے نام لیواؤں کا فرض ہے۔ یہ کسی ادارے کا کام ہونا چاہیے (م۔ س)۔

دریچۂ زنداں' حافظ محمد ادریس۔ ناشر: مکتبہ احیاے دین' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۲۲۱۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

"زندانیات" ادب کی ایک قابل توجہ صنف نثر ہے۔ تحریک مجاہدین کے محمد جعفر تھانیسری کی کالا پانی غالباً اس سلسلے کی اولین تصنیف ہے۔ ازاں بعد متعدد ادیبوں' صحافیوں' سیاست دانوں اور علما نے اپنے ایام اسیری کی روداد یں قلم بند کر کے شائع کیں۔ حافظ محمد ادریس صاحب ان سیکڑوں اسیروں میں

شامل تھے، جنھیں واجپائی کی آمد اور "اعلان لاہور" کے موقع پر ۲۰ فروری ۱۹۹۹ کو احتجاجی جلسے سے گرفتار کر کے، نہایت غیر مہذب، وحشیانہ انداز میں جیلوں میں ٹھونس دیا گیا۔ یہ روداد قیدوبند قسط وار ہفت روزہ ایشیا میں شائع ہوتی رہی، اب اسے کتابی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

قرآن حکیم کے مطابق اللہ کے نیک بندے ہر دور میں طرح طرح کی آزمایشوں سے دوچار کیے جاتے رہے۔ قیدوبند کی صعوبت بھی ایک اذیت ناک آزمایش ہے، مگر حق پرستوں نے اسے ہمیشہ نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا، بلکہ اسیری نے ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ کیا اور ان کے کردار و عمل میں پختگی پیدا کی۔ دوسری طرف ان اوراق سے حکمرانوں کی ذہنی کم مائیگی، پستی اور کم ظرفی کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

دریچہ زنداں کا ہر باب سبق آموز ہے اور عبرت خیز بھی، مثلاً: "چیچہ وطنی کے پیر زبیر ہاشمی کو ۷۰ سال کی عمر میں جب تھانے میں ڈنڈوں سے نوازا جا رہا تھا تو تاریخ دم بخود تھی۔ اللہ کے راستے میں اور جہاد کے میدان میں تین بیٹے قربان کرنے والے اس سفید ریش ضعیف العمر کو یہ تمغے نواز شریف کا کارنامہ ہے" (ص ۵۷)۔ عبدالرشید ترابی اور کمانڈر شمشیر خاں کو ڈیرہ غازی خاں جیل منتقل کیا گیا تو ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں (ص ۶۶)۔ واجپائی کی آمد کے خلاف احتجاج کرنے والے نوجوانوں پر اتنا تشدد کیا گیا ان کے جسم سیاہ اور نیلے ہو چکے تھے (ص ۳۶)۔ ساہیوال جیل کی بارک میں وضو کے لیے مطلوبہ مقدار میں پانی بھی میسر نہیں تھا۔ "حقیقت یہ ہے کہ اکیسویں صدی کے دہانے پر کھڑے اگر کسی قوم کے سیاسی قیدی پانی سے محروم ہوں تو اس سے بڑا المیہ اور کیا ہو گا۔ اگر ہمارے موجودہ یا سابق حکمران ٹولے کو ایسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑے تو آسمان سر پر اٹھا لیں" (ص ۱۴۴)--- یہ آخری جملہ، خدا جانے، حافظ صاحب نے کس کیفیت میں لکھا تھا۔ خیال رہے کہ انھی دنوں سپریم کورٹ کے سامنے نواز شریف صاحب نے واویلا کیا ہے کہ میں جیل میں ہر سہولت سے محروم کر دیا گیا ہوں۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

دریچہ زنداں محض ایک فرد کی روداد اسیری نہیں، بلکہ یہ پوری اسلامی تحریک کی سوچ، عزائم، تنظیم، تربیتی نظام، اپنے نصب العین سے کارکنوں کی وفاداری و وابستگی اور اپنے موقف پر ثبات و استقامت کی ایک جھلک پیش کرتی ہے۔ یہ تاریخ پاکستان کا بھی ایک اہم اور دل چسپ باب ہے۔ تاریخ و سیاسیات اور عمرانیات کے طلبہ کو اپنے مطالعات (studies) میں اس سے مدد ملے گی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اسلام اور دہشت گردی، سید معروف شاہ شیرازی۔ ناشر: ادارہ منشورات اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: درج نہیں۔

سید معروف شاہ شیرازی متعدد اسلامی اور دینی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انھوں نے مغربی ذرائع ابلاغ کی جانب سے مسلمانوں پر دہشت گردی کے الزام کا علمی جائزہ لیا ہے اور تاریخی و منطقی شواہد اور دلائل

سے اس الزام کو غیر حقیقی اور غلط ثابت کیا ہے۔ مصنف نے اسلام کی تعلیمات اور اس کے تمدنی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے معاصر تاریخ کے حوالوں سے بھی مذکورہ الزام کی تردید کی ہے۔ آج دنیا میں جگہ جگہ استعماری طاقتیں مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہی ہیں۔ بوسنیا' کوسووا' اراکان' کشمیر اور چیچنیا اور فلسطین میں مسلمان نشانہ ظلم و ستم بنائے جا رہے ہیں۔ عراق ایران جنگ' افغانستان میں روسی جارحیت کے نتیجے میں لاکھوں مسلمان قتل کیے گئے لیکن مظلوموں کو بے دریغ نشانہ ستم بنانے والے جب مظلوموں پر الزام تراشی کرتے ہیں تو سخت حیرت ہوتی ہے۔

افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اپنی غفلت اور عملی کوتاہیوں کے باعث مختلف خطوں میں استعمار کی غلامی میں جکڑے رہے۔ جس نے انھیں ان کے تہذیبی تشخص سے محروم کیا' ان میں نفاق و انتشار کے بیج بوئے' ان کی تمام توانائیاں نچوڑ ڈالیں اور اس طرح انھیں بدترین اقتصادی' تمدنی' سیاسی' تعلیمی اور اخلاقی زوال کی پستیوں میں دھکیل دیا۔ مسلمان جب بھی اپنی حالت کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں یا استعمار کی مزاحمت کرنا چاہتے ہیں تو الٹا انھی کو موردِ الزام ٹھیرایا جاتا ہے اور ہر نوع کی لعنت و ملامت کا ہدف بھی وہی بنائے جاتے ہیں۔

مصنف نے بجاطور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگانے والے اسلام کو سمجھ نہیں سکے۔ وہ لکھتے ہیں: "اسلام ڈیڑھ ہزار سال سے زندہ ہے اور ایک ہزار سال سے تو وہ اس طرح زندہ رہا ہے کہ اس کی پشت پر کوئی سیاسی قوت نہیں ہے۔ کوئی معاشرہ' کوئی کلچر' کوئی تہذیب اور کوئی نظام اتنی دیر تک بغیر سیاسی قوت کی پشت پناہی کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلام کی حقانیت پر یہی دلیل کافی ہے۔ لہٰذا ہم آج کل کی متمدن اقوام سے گزارش کریں گے کہ وہ اسلام کو سمجھنے کی کوشش کریں"۔

"حیوانات پر رحم و شفقت" کے زیر عنوان' مصنف نے اس کتاب میں ڈاکٹر مصطفیٰ السباعیؒ کا مضمون ان کی کتاب کے اردو ترجمے ہماری تہذیب کے درخشاں پہلو سے لے کر شامل کیا ہے۔ نیز سید قطبؒ کی گراں قدر تحریر اسلام کا نظریہ جہاد بھی شامل کتاب کیا ہے جس سے اسلام کے تصور جہاد پر فکرانگیز روشنی پڑتی ہے۔

کتاب لائق مطالعہ ہے۔ افسوس کہ کمپیوٹر کتابت کی بعض غلطیاں درست نہیں ہو سکیں۔ (انیس احمد اعظمی)

Islam In Modern Age' ڈاکٹر خالد محمود شیخ۔ ناشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۱۳۵ روپے۔

ڈاکٹر خالد محمود شیخ تدریس سے وابستہ ہیں۔ موجودہ تصنیف قومی اخبارات میں شائع شدہ ان کے گیارہ